# تو رب کی رحمت، تو میرا تحفہ

## کہکشاں صابر

"اسلام علیکم اماں "صفیہ تھکی ہوئی باہر سے آکر صحن میں بیچھے ہوئے تخت کے بائیں طرف بیٹھ گئی جہاں دائیں طرف پہلے سے ہی اماں ہاتھ میں تسبیح پکڑے ورد کر رہی تھی

"وعلیکم اسلام "سب خیر خیریت سے تو ہو گیا ناں.............. اماں نے تسبیح روک کر پوچھا

امی پانی........ نمرہ بھی ماں کی آواز سن کر فریج سے ٹھنڈے پانی کا گلاس نکال کر صفیہ کے ہاتھ میں تھمایا اور واپس کچن میں چلی گئی جہاں رات کے لیے سالن چولہے پر رکھا تھا

"اللہ نے بہت اچھی جوڑی بنائی ہے۔ لڑکا ہیرا ہے ہیرا "ماشااللہ بڑا روپ چڑھا ہے دونوں پر" صائمہ وہ صائمہ لگتی ہی نہیں تھی صفیہ نے حسرت سے کہا

"ماشااللہ۔۔۔ اللہ جوڑی سلامت رکھیں "اماں کہہ کر پھر سے اپنی تسبیح کی طرف متوجہُ ہو گئی

"ایک ہماری نمرہ جانے کب اس کے نصیب کُھلے گیں۔ صائمہ اس سے چھوٹی تھی اس کے ہاتھ پیلے ہو گئے سب مجھے بار بار پوچھ رہی تھی کہ اپنی نمرہ کی کئی بات چلائی اب میں کیا کہتی۔۔۔۔۔"

"میں عشاء کی نماز ادا کر لو "صفیہ کو پھر سے دو گھنٹوں کے لیے شروع ہوتا دیکھ کر اماں سر ہولے سے نفی میں ہلاتی اٹھ گئی۔ ☆

☆☆☆☆☆☆

بٹیا آرام سے کھانا کھاؤ تمھاری کیا ٹرین نکلی جا رہی ہے "راشد نے نمرہ کو ایک کے بعد ایک نوالہ منہ میں ڈالتے دیکھ کر ٹوکا "ابا ابھی عشاء کی نماز پڑھنی ہے۔ پھر تراویح نماز۔۔۔"

"ڈھیروں تسبیحات اور نوافل "نمرہ کی آدھی بات اماں نے پوری کی اور صفیہ کو گھور کر دیکھا جو بے نیازی سے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی

صبح پہلا روزہ تھا ہر طرف چہل پہل تھی ہر کوئی جوش وجذبے سے نماز کا اہتمام کر رہا تھا سب رمضان کے استقبال میں مصروف عمل تھے رمضان کے تیس دن تو انگلیوں پر گزار جاتے ہیں دنوں مہینوں اور سال کا پتہ ہی نہیں چلتا نمرہ آپنے کھانے کے برتن اٹھائے کچن میں رکھ کر وضو کرنے بھاگی

"نماز کے بعد برتن دھو کر کچن صاف کر لو گی" وضو کرتے ہوئے بھی ذہین میں نماز کے بعد کے کاموں کی فہرست بنائی اور اللہ کا نام لے کر جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔

"اماں ذکیہ بی کے گھر اس بار بھی بڑا میلاد ہو گا۔ سنا ہے سردار جی نے کراچی سے درس کرنے والی کو بلایا ہے۔ شمیم (پڑوسن) کہہ رہی تھی کہ اپنی نمرہ کے لیے ان سے بات کر وہ کوئی اچھا سا وظیفہ بتائے گی انشا اللہ اپنی نمرہ کے بھی نصیب کھُل جائیں گے۔

راشد صاحب کے دستر خوان سے اٹھ کر جاتے ہی صفیہ نے کھانا کھاتی اماں کو مخاطب کر کے کہا

"صفیہ کیوں تم اپنی پھول سی بچی کو تسبیحات نوافل اور وظیفوں کے نیچے دبا رہی ہو۔ پندرہ سے بیس منٹ کی نماز کو تم نے گھنٹے ڈیڑھ کی نماز کر دی ہے میں بوڑھی جان اس کے ساتھ جائے نماز پر کھڑی ہوتی ہوں اس سے پہلے پڑھ کر اٹھ جاتی ہوں لیکن وہ بچاری کبھی سجدہ کر رہی ہوتی ہے تو کبھی تسبیح کے دانوں کو گھما رہی ہوتی ہے"۔۔۔۔۔ اماں نے نفی میں سر ہلا کر کہا

"اماں اللہ کا نام ہی تو لیں رہی ہے۔۔۔ رب کو یاد کرو تو ہی وہ بندے کو یاد رکھتا ہے" صفیہ اماں کی بات کا کوئی بھی اثر لیے بنا خالی برتن اٹھا کر کچن میں رکھ آئی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

وقت اور دن کا کام ہوتا ہے گزرنا جو گزار ہی رہے تھے۔۔ آج جمعہ الوداع تھا اور ہر سال کی طرح ذکیہ بی کا سامنے والا خالی پلاٹ خوبصورت شامیانوں سے سج گیا تھا مسجد میں ہر گھنٹہ بعد میلاد اور درس میں خاص وعام خواتین کو شرکت کی دعوت کے لیے علان کروائے جا رہے تھے جو جمعہ کی نماز سے پہلے شروع ہو کر افطار کے بعد پر نور دعاؤں کے سائے میں ختم ہونی تھی۔

نمرہ نے ایک دن پہلے ہی میلاد میں پہن کر جانے کے لیے اماں، صفیہ اور اپنے کپڑے استری کر چکی تھی کئی لوڈشیڈنگ اپنا کمال ہی نا دِکھادے، کیاپتہ واپڈا والے کب دل چاہے بجلی بند کر دیں۔

صفیہ ہر سال کی طرح محلے کی عورتوں کے ساتھ مل کر ذکیہ بی کے گھر گھنٹہ پہلے ہی چلی گئی تھی وہی عورتوں کی پرانی عادت ایک دوسرے کے گھروں میں بن بُلائے جھانکنے کی، مطلب باتیں کرنے کی۔۔

"اماں بس میں بال باندھ لو پھر ہم بھی چلتے ہے""۔۔۔۔۔۔۔ نمرہ نے اماں کو دیکھ کر کہا جو تخت پر بالکل تیار بیٹھی تھی یہ دونوں ہر سال مسجد میں درس دینے والی آگئی ہے کا اعلان سن کر گھر سے نکلتی تھی آج بھی اعلان سن کر دونوں کھڑی گھر کے مین دروازے کو تالا لگا رہی تھی

ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں "اسلام علیکم"۔۔۔۔ لاوڈاسپیکر سے ایک پر کیف آواز گونجی۔۔۔۔ پنڈال میں عورتوں اور بچوں کا جو شور تھا ایک دم سے تھم گیا

"یہ رمضان کا مہینہ "۔۔۔ رحمتوں برکتوں کا مہینہ ہے اور میرا درس بھی اسی کے حوالے سے تھا لیکن اب مجھے میری دو تین بہنوں نے خصوصی دعا کی درخواست کی یہ پہلی بار نہیں ہوا کہ میں کئی بھی جاؤں اور مجھے خصوصی دعا کے لیے نہ کہا گیا ہو۔ لیکن آج ایک بات عجیب ہوئی جس پر میرے دل نے مجھے کہا اس کو آپ کے سامنے پہلے رکھوں

رمضان کا پہلا عشرہ "رحمت" اللہ پاک کا آدم اولاد کے لیے، تمام امت مسلماں کیلئے، خوبصورت تحفہ۔۔۔۔۔۔۔۔ پنڈال میں ہر طرف سناٹا چھا گیا

صرف ایک نرم آواز ہوا کے ذریعے سفر کر کے نمرہ کے کانوں میں مٹھاس گھول رہی تھی سفید شفون کے دوپٹے کو سر پر اچھی طرح سے جمائے وہ آنکھیں بند کیے آواز کے سحر میں بیٹھی تھوڑا سا آگے پیچھے ہل رہی تھی

اسی طرح بیٹیاں بھی ماں باپ کے لیے رحمت ہے جس گھر میں بیٹی پیدا ہوتی ہے اس گھر کو اللہ کی طرف سے خوبصورت تحفہ ملتا ہے یہی بیٹیاں تو قیامت کے، دن ایک ایسے امتحان کے دن، جہاں نہ تو سفارش کام آتی ہے اور نہ ہی کسی کا ساتھ، تو اس دن بھی ہماری بیٹیاں ہمیں عذاب جہنم سے بچانے کیلئے ہماری ڈھال بن جائے گی۔۔۔

"پھر یہ تحفہ، یہ رحمت زحمت کیسے ہو سکتی ہے" آپ میں سے سب نے۔۔۔۔۔۔ اسٹیج پر کھڑی بلیک عبایا پہنی خاتون جس کا چہرہ اس کے نرم و نازک لفظوں کی طرح چمک رہا تھا۔

مجمعے کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا

آپ نے بچپن یا زندگی کے کسی بھی حصے، کسی بھی عمر میں، بچوں کی کوئی نہ کوئی گیم کھیلی ہو گی۔ جس میں کھیل شروع ہوتے ہی آپ کو ایک "لائف لائن" ملتی ہے یعنی "دوبارہ زندگی" جب ہم کھیلتے کھیلتے اچانک مر جاتے ہیں تو ہم اس کو استعمال کرتے تاکہ دوبارہ زندہ ہو سکیں۔

اسی طرح طرح ہماری بیٹیاں بھی ہمارے لیے "لائف لائن" کا کام کرتی ہے یہ اس وقت ہمارا ساتھ دیتی ہے جب ہر کوئی اپنی جان، اپنا دامن، بچا رہا ہوتا ہے۔ بیٹیوں کی عزت و قدر کریں۔ نصیب میں لکھا تو سب کو مل ہی جاتا ہے کسی کو جلدی کسی کو دیر سے پر مایوسی ناامیدی گناہ ہے۔

ایک بچی جس کی شادی جلدی اچھے خاندان میں ہو گئی ماں باپ نے خوشی سے ڈھیروں جہیز کا سامان بنایا لیکن لڑکے والوں نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے بچی اپنے گھر خوش ہے اور ماں باپ کو کیا چاہیے سارا سامان اٹھا کر سٹور روم میں رکھوا دیا پر آپنے آس پاس نظر اٹھا کر دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی جو بے کار سامان سٹور روم میں پڑا اسٹرگل رہا ہے وہ ہماری بچی کی طرح کسی اور کا گھر آباد کرنے کے کام آ سکتا ہے جو اللہ کی غیبی مدد کے لیے انتظار میں بیٹھے ہر سجدے میں دعائیں خیر مانگتے ہیں۔

بندشیں، جادو، جن جنات،۔۔۔۔ ہمارا، ہماری بیٹیوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا جب تک ہمارا "عقیدہ توحید" "عقیدہ رسالت" "مضبوط ہے جوڑیاں آسمانوں پر بنتی ہے اور رب کریم ہر ایک کو جوڑوں میں ہی پیدا کیا ہے تو فکر کیسی پریشانی کیسی وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والے کے سامنے ایک ماں کی فکر و پریشانی کیا زیادہ ہے۔۔۔

"نہیں"

اس رب کریم نے۔۔۔۔۔ شہادت کی انگلی ایک بار پھر آسمان کی طرف بلند ہوئی۔

"وعدہ کیا ہے مجھ سے مانگوں میرے بندوں میں تمھاری پکار پر تمھیں کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا"

ماؤں بہنوں آج کی رات پھر فضا میں ہاتھ بلند کرو آپنی بہنوں اور بیٹیوں کے آچھے نصیب کے لیے خود پر وظیفوں اور تسبیحات کا اتنا بوجھ مت ڈالو کہ بے دل ہو جاؤ بلکہ اللہ پاک تو دل اور نیت کو دیکھ کر بھی جھولیاں بھر دیتا ہے یہ رمضان کالی کملی والے کا مہینہ ہے۔

اس ماہ تورب اپنے بندوں کی جھولیاں بھرنے کے بہانے ڈھونڈ تا ہے۔

"اماں نے آنسوؤں سے تر چہرہ آپنے دوپٹے سے صاف کیا اور پاس بیٹھی نمرہ کو آپنے گلے سے لگا کر اس کی چمکتی پیشانی کو بوسہ دیا

اللہ پاک تمھارے نصیب، تم جیسی ہر بیٹی کے نصیب، خوشیوں، محبتوں اور قدر کرنے والوں سے بھر دے۔۔۔۔۔" نمرہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دل میں دعا دی اور پنڈال میں یہ منظر عام تھا سب عورتیں خود کو یا آپنی بیٹی کو اس نظر سے دیکھ اور سوچ کر آنسو بہا رہی تھی دلوں میں دعائیں خیر مانگ رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

افطاری کے بعد آہستہ آہستہ عورتوں اور بچوں کا رش کم ہونے لگا کچھ پنڈال میں ہی نماز مغرب ادا کر رہی تھی تو کچھ اپنے گھروں کو جا کر۔۔۔

اماں اور نمرہ بھی گھر کے جا کر نماز ادا کرنے والوں میں سے تھی۔

اماں درس والی باجی کی کتنی خوبصورت سحر زدہ آواز تھی مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ میں ابھی تک ہواؤں میں اس آواز کے سنگ ہوں" ۔نمرہ اماں کا ہاتھ تھام کر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے کہہ رہی تھی

"ارے ابا اتنی جلدی آ گئے" گھر کا دروازہ کھولا دیکھ کر دونوں اندر آ گئی ابا کے کمرے سے کسی کے بولنے اور باتیں کرنے کی آواز آ رہی تھی لیکن نمرہ اور اماں دونوں ہی نظر انداز کر کے اپنے اپنے کمرے میں نماز مغرب ادا کرنے چلی گئ

" اللہ پاک تو بڑا کریم" ہے، وہاں سے نواز تا ہے، جہاں پر بندے کی عقل، دل و دماغ سوچ بھی نہیں سکتی ہے۔۔۔۔۔۔ نمرہ نماز ادا کر کے امی جو مختلف پیروں فقروں سے اس کی جلد شادی ہو جانے کی تسبیحات پوچھ کر آئی تھی وہ پڑھنے ہی لگی تھی کہ ایک دم سے دروازہ کھولا اور امی نے جائے نماز پر بیٹھی نمرہ کو گلے سے لگا کر بلائیں لیں۔۔

"امی کیا ہوا" نمرہ نے ماں کو آج سے پہلے شاید ہی اتنا خوش دیکھا ہو

"میں بتاتی ہو بیٹا" ایک پر وقار خاتون کی آواز دروازے کی طرف سے آئی اس نے دیکھا اماں، ابا بھی ان خاتون کے پیچھے تھے اور ان کے چہرے بھی امی کی طرح خوشی سے دمک رہے تھے

"میں تمھاری خالہ، تمھاری امی کی بہن ہوں اور یہ میرا بیٹا احمر"۔۔۔۔ نمرہ نے ابا کے ساتھ خوش شکل نوجوان کو دیکھ جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

"سکینہ خالہ "نمرہ نے جلدی سے نظروں کا زوایہ بدل کر کہا۔

"ہاں تمھاری سکینہ خالہ جو انگلینڈ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاکستان آگئی ہے"۔۔۔۔۔۔ خالہ نے آگے بڑ کر نمرہ کو گلے سے لگا لیا

"ماشااللہ میری نمی کتنی بڑی ہو گئی ہے صفیہ۔۔۔۔۔"

"بھیا مجھے معاف کر دے یہ منگنی اب عید پر نہیں ہو سکتی" خالہ سکینہ کا اتنا کہنا تھا کہ سب کے چمکتے چہرے جن میں احمر بھی شامل تھا ایک دم سے بجھ گئے۔

"بلکہ منگنی آج ہے اور شادی اللہ کے فضل سے عید کے دن" خالہ سکینہ نے اپنے ہاتھ میں پہنی خوبصورت نازک سی ڈائمنڈ رنگ اتار کر نمرہ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنا دی۔۔۔۔

"لیکن سکینہ اتنی جلدی" صفیہ نے اپنی سانس بحال کر کے کہا۔۔۔۔۔۔ جبکہ سب پھر سے پر سکون ہو گئے تھے

"لو بھلا تم نے کیا کرنا ہے احمر نے گھر، گھر کی آرائش، کاروبار اور ہر چیز سیٹل کر کے پھر مجھے یہاں بُلایا ہے میں ائیر پورٹ سے سیدھا یہاں آئی ہوں اور اپنی نمی کو دو دن بعد لے کر ساتھ ہی جاؤ گئی اب یہ سب احمر پر ہے کہ ہم ماں بیٹی کا استقبال کیسے کرتا ہے۔

" خالہ سکینہ نے نمرہ کو پھر ساتھ لگا لیا ان کی بات پر سب مسکرا دیے سوائے احمر کے ۔۔۔"

"اماں دیکھیں۔۔۔۔۔ یہ ماں بیٹی تو ابھی سے ایک دوسرے کی ہو گئی۔ اب میرا کیا ہو گا" احمر نے منہ بنا کر اماں کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔۔۔۔ سب کی مسکراہٹیں قہقہوں میں بدل گئی

"اس بات پر منہ میٹھا کرنا تو بنتا ہے ناں اور اللہ کی چھپی اور ظاہر نوازشوں کا شکر ادا کرنا بھی"۔۔۔۔۔صیفہ کی بات کو اماں نے پورا کیا باہر عشاء کی اذان آہستہ آہستہ گونجنے لگی

"تو ٹھیک ہے پہلے رب کریم کا شکر ادا کریں گے پھر واپسی میں مٹھائی"۔۔۔۔راشد صاحب کہہ کر باہر نکل گئے احمر بھی ان کے پیچھے چل دیا گھر میں باقی رہ جانے والی چاروں خاتون بھی خدا کے سامنے پہلے سجدہ شکر کے لیے جھک گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔